

# جمع القرآن ویم عزوہ لعثمان

۱۳۲۲ھ



قرآن جمع کرنا اور اس کی نسبت حضرت  
عثمان غنیؓ کی طرف کیوں کرتے ہیں

تصنیف لطیف



ALAHAZRAT NETWORK  
اعلحضرت نیٹ ورک  
www.alahazratnetwork.org

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلحضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

# جمع القرآن و بسم عزوہ لعثمان

۱۳

۲۲

(قرآن کو جمع کرنا اور اس کی نسبت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی طرف کیوں کرتے ہیں)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

۱۳ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۲ھ

مسئلہ ۲۲۸ از شہر کہنہ بریلی

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ قرآن شریف حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا تھا یا ان سے پہلے بھی کسی نے جمع کیا؟ اور یہ جو سنا جاتا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع کیا اور ان کا جمع کیا ہوا مہ فون کر دیا گیا، یہ سچ ہے یا غلط؟ بیٹھو! توجہ و ادب سے بیان فرمائیے! (جواب دے جاؤ گے۔ ت)

## الجواب

قرآن عظیم کی جمع و ترتیب آیات و تکمیل و تفصیل سور زمانہ اقدس حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بامر الہی حسب بیان جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم و ارشاد و تعلیم حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واقع ہوئی تھی، مگر قرآن عظیم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے

سینوں اور متفرق کاغذوں، پتھر کی تختیوں، بکری، دُنبے کی پوستوں، شانوں، پسلیوں وغیرہ میں تھا ایک جگہ سارا قرآن عظیم مجموعہ نہ تھا۔ جب جنگ یمامہ میں کہ مسیلہ کذاب ملعون مدعی نبوت سے زمانہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہوئی صد ہا صحابہ کرام حفاظ قرآن نے شہادت پائی، امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل الہام منزل میں حق جل و علانے القا کیا کہ حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر گزارش کی کہ اس لڑائی میں بہت صحابہ جن کے سینوں میں قرآن عظیم تھا شہید ہوئے، یونہی جہادوں میں حفاظ صحابہ شہید ہوتے گئے اور قرآن عظیم متفرق رہا تو بہت فتنہ آن جاتے رہنے کا اندیشہ ہے میری رائے میں حکم دیجئے کہ قرآن عظیم کی سب صورتیں یکجا کر لی جائیں۔ خلیفہ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی رائے پسند فرمائی اور حضرت زید بن ثابت وغیرہ حفاظ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اس امر جلیل کا حکم دیا کہ مجد اللہ تعالیٰ سارا قرآن عظیم یکجا ہو گیا، ہر سورت ایک جدا صحیفے میں تھی وہ صحیفے تا حیات صدیقی حضرت خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت امیر المؤمنین سیدنا فاروق اعظم اور ان کے بعد حضرت ام المؤمنین حفصہ بنت الفاروق زوجہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس رہے۔ عرب میں ہر قوم و قبیلہ کی زبان بعض الفاظ کے تلفظ میں مختلف تھی، مثلاً حرف تعریف میں کوئی الف لام کہتا تھا کوئی الف میم کہ اسی لغت پر حدیث :

لیس من امیر الصیام فی امسقریلہ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں ہے۔ (ت)  
 وارد ہے علامات مضارع حروف اتین کو کوئی مفتوح پڑھتا تھا کوئی مکسور، مآشبہ بلیس کی خبر کو کوئی منصوب کرتا کوئی مرفوع، اِنَّ وَاَنَّ وغیرہما کے اسم کو کوئی نصب دیتا کوئی رفع پر رکھتا، بعض قبائل ہر جگہ (ب) کو (م) بولتے، (م) کو (ب)، تا مرس حمۃ ونحو ہا کوئی حالت وقفی میں کوئی (ہ) کہتا کوئی (ت) منصوب منون پر، کوئی الف سے وقف کرتا کوئی صرف سکون سے، بعض مرفوع و مجرؤ پر بھی واو یا سے وقف کرتے۔ بعض قومیں حروف مدہ حرکات موافقہ پر قناعت کرتیں اَعُوذُ کُو اَعُوذُ، تَعَالٰی کُو تَعَالٰی وغیرہ ذلک کہتیں۔ اسی قسم کے بہت سے تفاوت لہجہ و طرز ادا تھے۔ قرآن عظیم خاص لغت قریش پر اُتر ا تھا کہ صاحب قرآن صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریشی تھے۔  
 گلبی تو کہ زنگلزار قریشی گل کرد زان سبب آمدہ قرآن بزبان قرشی

(آپ کا شجرہ گلاب چونکہ قریش کے باغ سے ظاہر ہوا اسی سبب سے قرآن مجید قریش کی لغت پر آیا۔ ت)

زمانہ اقدس حضور پر نور صلوات اللہ وسلامہ علیہ میں کہ قرآن عظیم بنایا اُترا تھا اور ہر قوم و قبیلہ کو اپنے مادری لہجہ قدیمی عادات کا دفعہ بدل دینا دشوار تھا آسانی فرمائی گئی تھی کہ ہر قوم عرب اپنے طرز و لہجہ میں قرأت قرآن عظیم کرے، زمانہ نبوت کے بعد شدہ شدہ اقوام مختلفہ سے بعض بعض لوگوں کے ذہن میں جم گیا جس لہجہ و لغت میں ہم پڑھتے ہیں اسی میں قرآن کریم نازل ہوا ہے یہاں تک کہ زمانہ امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں بعض لوگوں کو اس بات پر یا ہم جنگ و جدل و زد و کوب کی نوبت پہنچی یہ کہتا تھا قرآن اس لہجہ میں ہے وہ کہتا تھا نہیں بلکہ دوسرے میں ہے، ہر ایک اپنے لغت پر دعویٰ کرتا تھا مجب یہ خبر امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی فرمایا ابھی سے تم میں یہ اختلاف پیدا ہوا تو آئندہ کیا امید ہے۔ لہذا حسب مشورہ امیر المومنین سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و دیگر اعیان صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یہ قرار پایا کہ اب ہر قوم کو اس کے لب و لہجہ کی اجازت میں مصلحت نہ رہی بلکہ فقہ اٹھتا ہے لہذا تمام امت کو خاص لغت قریش پر جس میں قرآن عظیم نازل ہوا ہے جمع کروینا اور باقی لغات سے باز رکھنا چاہیے، صحیفہ خاتمہ خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ حضرت ام المومنین بنت الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس محفوظ ہیں منگا کر ان کی نقلیں لے کر تمام سورتیں ایک مصحف میں جمع کریں اور وہ مصاحف بلاد اسلام میں بھیج دیں کہ سب اسی لہجہ کا اتباع کریں اس کے خلاف اپنے اپنے طرز ادا کے مطابق جو صحائف یا مصاحف بعض لوگوں نے لکھے ہیں دفعہ فقہ کے لئے تلف کر دئے جائیں، اسی رائے سے اب کی بنا پر امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہلا بھیجا کہ کہ صحیفہ خاتمہ صدیقی بھیج دیجئے ہم ان کی نقلیں لے کر شہروں کو بھیجیں اور اصل آپ کو واپس کر دیں گے۔ ام المومنین نے بھیج دیئے امیر المومنین نے زید بن ثابت و عبد اللہ بن زبیر و سعید بن عاص و عبد الرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نقلیں کرنے کا حکم دیا وہ نقلیں مکہ معظمہ و شام و یمن و بحرین و بصرہ و کوفہ کو بھیج گئیں اور ایک مدینہ طیبہ میں رہی اور اصل صحیفے جمع فرمودہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس سے یہ نقلیں ہوئی تھیں حضرت ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس دئے ان کی نسبت معاذ اللہ دفن کرنے یا کسی طرح تلف کر دینے کا بیان محض جھوٹ ہے وہ مبارک صحیفہ خلافت عثمانی پھر خلافت مرتضوی پھر خلافت امام حسن پھر خلافت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک بعینہا محفوظ تھے یہاں تک کہ مروان نے لے کر چاک کر دئے۔ بالکلہ اصل جمع قرآن تو بحکم رب العزۃ



حسب ارشاد حضور پر نور سیدہ الایہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوا تھا سب سُوَر کا یکجا کرنا باقی تھا  
 امیر المومنین صدیق اکبر نے بمشورہ امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیا پھر اسی جمع فرمودہ  
 صدیقی کی نقلوں سے مصاحف بنا کر امیر المومنین عثمان غنی نے بمشورہ امیر المومنین مولیٰ علی رضی اللہ  
 تعالیٰ عنہما بلاد اسلام میں شائع کئے اور تمام امت کو اصل لہجہ قریش پر مجتمع ہونے کی ہدایت  
 فرمائی اسی وجہ سے وہ جناب جامع القرآن کہلائے ورنہ حقیقۃً جامع القرآن رب العزۃ تعالیٰ  
 شانہ ہے، کما قال عز من قائل :  
 إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۖ

بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے  
 ذمے ہے۔ (ت)

اور بنظر ظاہر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ایک جگہ اجتماع کے لحاظ سے  
 سب میں پہلے جامع القرآن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حاکم مستدرک میں بشرط بخاری و  
 مسلم حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی :

قال كنا عند رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم نؤلف القرآن من الرقاع ۖ  
 یعنی ہم نہایت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں قرآن پارچوں میں جمع کرتے تھے۔  
 امام جلال الدین سیوطی اتقان شریف میں فرماتے ہیں :

قد كان القرآن كتب كله في عهد  
 رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لكن غير مجموع في موضع  
 واحد ولا مرتب السور ۖ  
 سارا قرآن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں لکھا گیا تھا لیکن وہ  
 ایک جگہ جمع نہیں تھا اور سورتیں مرتب نہیں  
 ہوئی تھیں۔ (ت)

صحیح بخاری شریف میں انھیں سے مروی :

قال ارسل الي ابو بكر مقتل اهل  
 البصرة فاذا عمر بن الخطاب  
 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے  
 فرمایا جنگ یمامہ کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق

لہ القرآن الکریم ۱۴/۵

لہ المستدرک للحاکم کتاب التفسیر جمع القرآن لم یکن مرة واحدة دار الفکر بیروت ۲۲۹/۲

لہ الاتقان النوع الثامن عشر فی جمعه وترتیبه مصطفی البابی مصر ۵۴/۱

عندہ فقال ابوبکر ان عمر افا فی فقال  
ان القتل قد استحر يوم الیمامة  
بقراء القرآن وافی اخشی ان یستحدر  
القتل بقراء بالمواطن فیذهب کثیر  
من القراء وافی امری ان تأمر  
بجمع القراء قال زید قال ابوبکر  
انک راجل شاک عاقل لا تنهک و  
قد کنت تکتب الوحی لرسول الله صلی  
الله تعالیٰ علیہ وسلم فتبع القرآن  
فاجمعہ فتبع القراء اجمعه  
من العصب واللحاف وصدور الرجال  
فکان الصحف عند ابی بکر حتی توفاه الله  
ثم عند عمر حیاته ثم عند حفصه  
بنت عمر هذا مختصراً۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلوایا میں حاضر  
ہوا تو دیکھا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی  
وہاں موجود تھے، ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ  
عندہ نے فرمایا میرے پاس حضرت عمر آئے ہیں  
اور کہا ہے کہ جنگ یمامہ میں بہت سے قراء  
قرآن شہید ہوئے ہیں، مجھے خوف ہے کہ اگر  
جنگوں میں قراء کثرت سے شہید ہوتے رہے  
تو قرآن مجید کا بہت سا حصہ ضائع ہو جائیگا  
میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن مجید کو جمع کرنے  
کا حکم دیں، حضرت زید نے کہا حضرت ابوبکر  
صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے فرمایا تم ایک  
نوجوان عقلمند مرد ہو ہم آپ کو کسی معاملے میں  
ثقت نہیں لگاتے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کی وحی لکھا کرتے تھے۔ قرآن مجید

کو تلاش کرو اور اس کو جمع کر دو۔ چنانچہ میں نے قرآن مجید کو ڈھونڈا اور اس کو کچھڑ کے پٹھوں، پتھر  
کی سلوں اور لوگوں کے سینوں سے جمع کرتا تھا۔ وہ صحیفے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ  
کی وفات تک ان کے پاس رہے پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہے۔ آپ کے  
وصال کے بعد سیدہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس موجود رہے (اختصار)۔ (ت)  
اس حدیث طویل کا خلاصہ وہی ہے کہ بعد جنگ یمامہ فاروق نے صدیق کو جمع قرآن  
کا مشورہ اور صدیق نے زید بن ثابت کو اس کا حکم دیا کہ متفرق پرچوں سے سب سورتیں یکجا ہو کر  
صدیق پھر فاروق پھر ام المومنین کے پاس رہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ امیر المومنین سید علی  
کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں:

اعظم الناس فی المصاحف اجرا ابوبکر مصاحف میں سب سے زیادہ ثواب ابوبکر کا



وَأَذْرَبِيحَان مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَافْزَعُوا  
حَذِيفَةَ اخْتَلَفَهُمْ فِي الْقِرَاءَةِ فَقَالَ  
حَذِيفَةُ لِعِثْمَانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ادْرِكْ  
هَذِهِ الْأُمَّةَ قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي  
الْكِتَابِ اخْتَلَفَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى  
فَأَرْسَلَ عِثْمَانُ ابْنَ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى  
عَنْهَا أَنْ أَرْسَلَ إِلَيْنَا بِالصَّحْفِ تَنْسَخُهَا  
فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ تَرَدَّهَا إِلَيْكَ فَارْسَلْتَ  
بِهَا حَفْصَةَ إِلَى عِثْمَانَ فَامْرَأَتُ يَزِيدَ بْنِ  
ثَابِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ زُبَيْرٍ وَسَعِيدُ  
بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ  
بْنُ هِشَامٍ فَتَنَسَّخُوا فِي الْمَصَاحِفِ وَ  
قَالَ عِثْمَانُ لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الثَّلَاثَةِ  
إِذَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي  
شَيْءٍ مِنَ الْقِرَاءَةِ فَارْتَبِعُوا بِلِسَانِ  
قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ بِلسَانِهِمْ فَفَعَلُوا حَتَّى  
إِذَا انْشَخُوا الصَّحْفَ فِي الْمَصَاحِفِ رَدَّ  
عِثْمَانُ الصَّحْفَ إِلَى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ إِلَى  
كُلِّ أَتَقٍ بِمَصْحَفٍ مِمَّا تَنَسَّخُوا وَأَمَرَ  
بِهَاسِئَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ فِي كُلِّ صَحِيفَةٍ أَوْ  
مَصْحَفٍ أَنْ يَحْرَقَ بِهِ

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے  
پاس آئے جبکہ وہ اہل شام اور اہل عراق کو  
آرمینیہ اور آذربایجان کے ساتھ جنگ کرنے اور  
ان کو فتح کرنے کے لئے لشکر تیار کر رہے تھے،  
حذیفہ کو اہل شام اور اہل عراق کے قرآن پڑھنے  
کے اختلاف نے گھبراہٹ میں ڈال دیا تو انھوں  
نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا  
اے امیر المؤمنین! اس امت کو یہود و نصاریٰ کی  
طرح کتاب اللہ میں اختلاف کرنے سے روکیں۔  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کسی کو  
ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے  
پاس بھیجا کہ وہ صحیفہ ہمارے پاس بھیج دیں ہم  
ان کو صحیفہ میں لکھ کر پھر آپ کو واپس کر دیں گے۔  
ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے صحیفہ  
امیر المؤمنین کے پاس بھیج دے تو انھوں نے  
یزید بن ثابت، عبد اللہ بن زبیر، سعید بن عاص اور  
عبد الرحمن بن عمارت بن ہشام رضی اللہ تعالیٰ عنہم  
کو حکم دیا، انھوں نے اس کو مصاحف میں لکھوایا۔  
حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تینوں قریشیوں  
کو حکم دیا کہ جب تمہارا اور یزید بن ثابت کا قرآن مجید  
کے کسی کلمے میں اختلاف ہو جائے تو اس کو  
لغت قریش کے مطابق لکھو کیونکہ قرآن مجید صرف لغت قریش پر نازل ہوا۔ انھوں نے حضرت عثمان غنی  
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کی تعمیل کی حتیٰ کہ جب انھوں نے صحیفوں کو مصاحف میں لکھ دیا تو حضرت عثمان غنی



رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہ صحیفہ ام المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو واپس بھیج دئے، اور ملک کے ہر کونے میں ایک مصحف بھیج دیا جو انھوں نے لکھا تھا اور حکم دیا اس کے سوا جو قرآن کسی صحیفہ یا مصحف میں ہے اس کو جلا دیا جائے۔ (ت)

دیکھو یہ حدیث صحیح بخاری صاف گواہ عدل ہے کہ امیر المؤمنین عثمان غنی نے اختلافِ لہجہ و لغات سے کہ صحیفہائے صدیقی حضرت حفصہ سے منگائے اور انھیں کی نقلوں سے مصحف بنا کر بلادِ اسلام میں بھیجے اور وہ صحیفے بعد نقل حضرت ام المؤمنین کو واپس دئے رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

ابن اشعث کتاب المصاحف میں راوی،

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں لوگوں میں قرآن مجید کے اندر اس قدر اختلاف پڑ گیا جس کی وجہ سے پڑھنے والے بچوں اور پڑھانے والے اساتذہ میں لڑائی ہونے لگی، حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خبر پہنچی تو انھوں نے فرمایا کہ تم میرے سامنے قرآن کو جھلاتے اور اس میں غلطی کرتے ہو تو جو مجھ سے دور ہیں وہ اس سے بھی زیادہ جھلاتے اور غلطی کرتے ہوں گے اے اصحاب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! جمع ہو جاؤ اور لوگوں کے لئے ایک امام (قرآن) لکھو۔ چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے جمع ہو کر قرآن لکھا۔ اس حدیث کو ابن اشعث نے ایوب کے طریق پر ابو قتلابہ سے روایت کیا، اس نے کہا مجھ سے بنی عامر کے ایک مرد نے بیان کیا جس کو انس بن مالک کہا جاتا ہے، پھر وہی حدیث مذکور ذکر کی۔ (ت)

سیدنا مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں،

اختلفوا في القراءة على عهد عثمان رضي الله تعالى عنه حتى اقتتل الغلماء والمعلمون فبلغ ذلك عثمان بن عفان رضي الله تعالى عنه فقال عندي تكذيبون به وتلحنون فيه، فممت ناعني كان الله نكذيبا واكثر لحنا يا اصحاب - حمد صلى الله تعالى عليه وسلم اجتمعوا فاكتبوا للناس اماما فاجتمعوا فكتبوا الحديث رواه من طريق ايوب عن ابي قتلابة قال حدثني رجل من بني عامر يقال له انس بن مالك، فذكره۔

یعنی عثمان کے حق میں سوار کلمہ خیر کے کچھ نہ کہو خدا کی قسم معاملہ مصاحف میں انھوں نے جو کچھ کیا ہم سب کے مشورہ و اتفاق سے کیا انھوں نے ہم سے کہا کہ تم ان مختلف لہجوں میں کیا کہتے ہو مجھے خبر پہنچی ہے کہ کچھ لوگ اوروں سے کہتے ہیں میری قرأت تیری قرأت سے اچھی ہے اور یہ بات کفر کے قریب تک پہنچی ہوئی ہے، ہم نے کہا بھلا آپ کی کیا رائے ہے، فرمایا میری رائے یہ ہے کہ سب لوگوں کو ایک مصحف پر جمع کر دیں کہ پھر باہم نزاع و اختلاف نہ ہو، ہم سب نے کہا آپ کی رائے بہت خوب ہے (اس کو ابوبکر بن ابوداؤد نے سند صحیح کے ساتھ سُوید بن غفلہ سے ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر حدیث مذکور

لا تقولوا فی عثمان الا خیرا فواللہ ما فعل فی المصاحف الا من ملامنا قال ما تقولون فی هذا القراءة فقد بلغنی ان بعضهم يقول ان قراءتی خیر من قراءتک وهذا یکاد یكون کفرا قلنا فما تری قال اری ان یتجمع الناس علی مصحف واحد فلا تكون فرقة ولا اختلاف قلنا نعم ما سألتہ رواہ ابوبکر بن ابی داؤد بسند صحیح عن سُوید بن غفلة قال قال علی رضی اللہ تعالیٰ فذکرہ۔

سند صحیح کے ساتھ سُوید بن غفلہ سے ذکر کیا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا پھر حدیث مذکور ذکر کی۔ ت)

اتقان میں ہے:

ابن تین وغیرہ نے کہا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قرآن جمع کرنے میں فرق یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جمع کرنا اس خوف سے تھا کہ قرآن قرآن کی شہادت کے سبب سے قرآن کا کچھ حصہ ضائع نہ ہو جائے کیونکہ قرآن مجید یکجا نہ تھا، چنانچہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کو صحیفوں میں اس طرح جمع کر دیا کہ ہر ایک سورت کی آیتیں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیان کے مطابق مرتب

قال ابن التین وغیرہ الفرق بین جمع ابی بکر وجمع عثمان ان جمع ابی بکر کان لحشیة ان ینذهب القراءات شعث ینذاب حملته لانه لم ینت مجموعا فی موضع واحد فجعله فی صحائف مرتبا لآیات سورۃ علی ما وقفہم علیہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وجمع عثمان

كان لما كثرت الاختلاف في وجوه القراءة حين قرووه بلغاتهم على اتساع اللغات فادى ذلك بعضهم الى تخطئة بعض فخشى من تفاقم الامر في ذلك فنسخ تلك الصحف في مصحف واحد مرتباً بالسورة واقصر من سائر اللغات على لغة قریش محتجاً بانه نزل بلغتهم وان كان قد وسع في قراءته بلغة غيرهم وفعال للخرج والمشفة في ابتداء الامر فرأى ان الحاجة الى ذلك انتهت فاقصر على لغة واحدة -

لغت قریش پر اکتفا کیا۔ اس بات سے استدلال کرتے ہوئے کہ قرآن مجید لغت قریش پر نازل ہوا اگرچہ عروج اور مشقت سے بچنے کے لئے شروع شروع غیر قریش کی لغات میں پڑھنے کی بھی اجازت تھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ اب اس کی حاجت نہیں رہی، لہذا آپ نے ایک ہی لغت پر انحصار فرمایا۔ (ت)

کر کے درج فرما دیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت قرآن مجید جمع فرمایا جب قرأت کی وجہ میں بکثرت اختلاف واقع ہوا، جبکہ عربوں نے وسیع لغات کی بناء پر اپنی اپنی زبانوں میں الگ الگ قرأت میں قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور ایک زبان والے دوسری زبان والوں کی قرأت کو غلط قرار دینے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگوں کے درمیان معاملہ سے بڑھ جانے کا خوف محسوس ہوا اس لئے آپ نے تمام صحیفوں کو ایک مصحف میں سورتوں کی ترتیب کے ساتھ جمع کر دیا اور تمام لغات کو چھوڑ کر صرف لغت قریش پر اکتفا کیا۔ اس بات سے استدلال کرتے ہوئے کہ قرآن مجید لغت قریش پر نازل ہوا اگرچہ عروج اور مشقت سے بچنے کے لئے شروع شروع غیر قریش کی لغات میں پڑھنے کی بھی اجازت تھی حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سمجھا کہ اب اس کی حاجت نہیں رہی، لہذا آپ نے ایک ہی لغت پر انحصار فرمایا۔ (ت)

امام بدر الدین عینی عمدة القاری شرح صحیح البخاری میں فرماتے ہیں،

كان هذا سبب لجمع عثمان القرآن في المصحف والفرق بينه وبين الصحف ان الصحف هي الاوراق المحسرة التي جمع فيها القرآن في عهد ابى بكر رضي الله تعالى عنه وكانت سوراً مفارقة كل سورة مرتبة باياتها على حدة لكن

یہ تھا سبب حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مصحف میں قرآن جمع کرنے کا۔ صحیفوں اور مصحف میں فرق یہ ہے کہ صحیفے وہ اوراق ہیں جن میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد مبارک میں قرآن مجید لکھا گیا تھا اس میں سورتیں الگ الگ تھیں، ہر سورت اپنی آیات کے ساتھ الگ مرتب تھی لیکن بعض کو بعض کے بعد





اُسی میں ہے :

كان التاليف في الزمن النبوي والمجمع  
في المصحف في زمن الصديق والنسخ  
في المصاحف في زمن عثمان وقد كان  
القرآن كله مكتوبا في عهد صلى الله تعالى  
عليه وسلم لكنه غير مجموع في موضع  
واحد ولا مرتب السور انتهى والله سبحانه  
وتعالى اعلم۔

قرآن مجید کی تالیف عہد نبوی میں ہوئی۔ صحیفوں میں  
جمع زمانہ صدیقی میں ہوا اور مصاحف میں اس کی  
کتابت زمانہ عثمانی میں ہوئی۔ بے شک سارا  
قرآن مجید نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ  
میں لکھا ہوا تھا لیکن وہ سارا یکجا لکھا ہوا نہیں تھا  
اور نہ ہی سورتیں ترتیب وار لکھی ہوئی تھیں۔ (ت)  
واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۴۹ از پٹنہ عظیم آباد

۲۲ ذیقعدہ ۱۳۲۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جامع قرآن مجید  
کس رو سے کہتے ہیں؟ اس کا جواب کتب احادیث و تواریخ سے تحریر فرمائیں۔ بیٹنوا تو جروا (بیان  
فرمائیے اگر دیئے جاؤ گے۔ ت)

## الجواب

قرآن عظیم جامع حقیقی اللہ تعالیٰ ہے، قال جل وعلا:  
ان علينا جمعه وقرآنہ لے بے شک ہمارے ذمے ہے قرآن کا جمع کرنا  
اور پڑھنا۔

پھر جامع عز وجل کے منظر اول و اتم و اکمل حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہوئے۔  
آیات قرآنیہ اسی ترتیب جمیل پر کہ مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے مطابق ترتیب لوح محفوظ حسب تبلیغ  
جبریل و تعلیم جلیل صاحب تنزیل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زمانہ اقدس میں اپنی اپنی سورتوں میں جمع ہو لیں،  
قرآن عظیم ۲۳ برس میں حسب حاجت عبادت متفرق آیتیں ہو کر اتریں، کسی سورت کی کچھ آیات اتریں پھر  
دوسری سورت کی آیتیں پھر سورت اولیٰ کی نازل ہوئیں، حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ  
علیہ وسلم ہر بار ارشاد فرماتے کہ یہ آیات فلاں سورت کی ہیں فلاں آیت کے بعد فلاں کے پہلے رکھی جائیں

لے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری کتاب فضائل القرآن باب جمع القرآن دار الکتاب العربی بیروت ۴/۴۴۶  
لے العشر آن الکیم ۵/۱۴

اسی طرح سورہ قرآنہ منظم ہوئیں اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پھر حضور سے سن کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اسی ترتیب پر اُسے نمازوں تلاوتوں میں پڑھتے، قرآن عظیم صرف ایک واحد لغت قریش پر نازل ہوا عرب میں مختلف قبائل اور ان کے لہجہ یا ہم حرکات و سکنات و بعض اجزائے کلمات میں مختلف تھے، علامت مضارع کو قریش مفتوح رکھتے، دیگر بعض قبائل ات ن کو مکسور کر کے یُعبد یستعین کہتے، لغت قریش میں تابوت آخر میں تائے قرشت سے تھا دوسروں کے لغت میں تابوت ہائے ہوز سے۔ اسی قسم کے بالائی اختیارات بکثرت تھے جن سے معنی کلام بلکہ جوہر نظم کو بھی کوئی ضرر نہ پہنچتا اور مادری لہجہ زبانوں پر چڑھا ہوا دفعہ بدل دینا سخت دشوار۔ لہذا حضور پر نور رحمت مہدہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے رب سے عرض کر کے دیگر قبائل والوں کے لئے ان کے لہجوں کی رخصت لے لی تھی، جبریل امین علیہ التحیۃ والتسلیم ہر رمضان مبارک میں جس قدر قرآن عظیم اب تک اُتر چکا ہوتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس کا دور کرتے جو سنت سفید اب تک بحمد اللہ تعالیٰ حفاظ اہلسنت میں باقی ہے اور باقی رہے گی حتیٰ یاتی اصر اللہ وہم علی ذلک (یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائیکا اور وہ اس پر قائم ہونگے۔) سال اخیر میں حامل وحی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوبارہ صرف اصل لغت قریش پر جس میں قرآن مجید نازل ہوا تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ دور کیا اور اس کی تکرار سے اشارہ ہوا کہ وہ رخصت منسوخ اور اب صرف اسی لغت پر جس میں اصل نزول ہے استقرار امر ہوا۔ سور اگرچہ زمانہ اقدس میں مرتب ہو چکی تھیں مگر یکجا مجتمع نہ تھیں متفرق پرچوں، بکری کے شانوں وغیرہا میں متفرق جگہ تھیں سوائے مبارک سینوں کے جن میں سارا قرآن عظیم محفوظ تھا حال یہی تھا یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نظرواں سے احتیاب فرمایا، خلافت خلیفہ برحق صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں جنگ یمامہ واقع ہوئی جس میں بکثرت صحابہ کرام حافظان قرآن شہید ہوئے، حافظ حقیقی جامع ازلی جل جلالہ نے اپنا وعدہ صادقہ و انا للہ ولحفظونہ (اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔) پورا فرمانے کو پہلے یہ کریم داعیہ قلب کریم حضرت موافق الراء بالوحی والکتاب سیدنا امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ڈالا حضرت فاروق نے بارگاہ صدیقی میں عرض کی کہ جنگ یمامہ میں بہت حفاظ شہید ہوئے اور میں ڈرتا ہوں کہ یوں ہی قرآن متفرق پرچوں میں رہا اور حفاظ شہادت پا گئے تو بہت سا قرآن مسلمانوں کے ہاتھ سے جاتا رہے گا میری رائے ہے کہ حضرت جمع قرآن کا حکم فرمائیں، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابتداء اس میں تامل ہوا کہ جو فصل

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا ہم کو نہ کر کریں۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ اگرچہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر وہ اللہ کا کام خیر کا ہے بالآخر اسے صدیق بھی موافق ہوئی اور زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر فرمان خلافت نسبت جمع کتاب اللہ صادر ہوا زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی وہی شبہ پیش کرنا شروع کیا کہ چونکہ کعبہ کا وہ کام جو حضور سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے نہ کیا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی جواب دیا کہ اگرچہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا مگر وہ اللہ کا کام خیر کا ہے یہاں تک کہ صدیق و فاروق و زید بن ثابت و جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اجماع سے یہ مسئلہ طے ہوا اور قرآن عظیم متفرق مواضع سے جمع کر لیا گیا اور وہاں یہ شبہ جس پر آدھی مابیت کا دار و مدار ہے کہ جو فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ کیا دوسرا کیا ان سے زیادہ مصالح دین جانتا ہے کہ اُسے کرے گا باجماع صحابہ مردود قرار پایا، واللہ رب العالمین، سورہ قرآنہ اگرچہ متفرق مواقع سے ایک مجموعہ میں مجتمع ہو گئی تھیں اور وہ مجموعہ صدیق پھر فاروق پھر ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس تھا مگر ہنوز تین کام باقی تھے :

- (۱) ان مجموعہ صحیفوں کا ایک مصحف واحد میں نقل ہونا۔
- (۲) اُس مصحف کے نسخے معظم بلاد اسلام مملکت اسلامیہ کے عظیم عظیم قسموں میں تقسیم ہونا۔
- (۳) رخصت سابقہ کی بنا پر جو بعض اختلافات لہجہ کے آثار کتابت قرآن عظیم میں متفرق لوگوں کے پاس تھے اور وہ قرآن عظیم کے حقیقی اصل منزل من اللہ ثابت مستقر غیر منسوخ لہجے سے جدا تھے دفع فتنہ کے لئے ان کا مٹا ہونا۔

یہ تینوں کام حفظ حافظ حقیقی جامع ازلی جلالہ نے اپنے تیسرے بندے امیر المومنین جامع القرآن ذی النورین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا اور قرآن عظیم کا جمع کرنا حسب وعدۃ الہیہ تام و کامل ہوا اس لئے اس جناب کو جامع القرآن کہتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی

عفی عنہ محمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم